**بلوغ المرام \*كتاب الجامع**

**بَابُ اَلْبِرِّ وَالصِّلَةِ**

1. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رضي الله عنه - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - - مَنْ أحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ, وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ - أَخْرَجَهُ اَلْبُخَارِيُّ..**

**-2 وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ - رضي الله عنه - قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله -صلى الله عليه وسلم-: «لا يَدْخُلُ اَلْجَنَّةَ قَاطِعٌ» يَعْنِي: قَاطِعَ رَحِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

قرابت داروں کے حقوق

**اہمیت:**

**عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : الرحم معلقة بالعرش تقول : من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله** )صحيح البخاري : 5989 ، صحيح مسلم : 2555 ، البر و الصلة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :” رحم [ رشتہ داری ] عرش سے لٹکی ہوئی ہے اور کہتی ہے ، جو مجھے ملائے ، اللہ اسے ملائے اور جو مجھے کاٹے ، اسے اللہ تعالی کاٹے ۔‘‘

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں تقریبا **9 مقامات پر رشتہ داروں کو ان کا حق دینے** یا ان کے ساتھ حسن سلوک کاحکم دیا ہے ۔

ایک آیت کی تفسیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

‘‘جب اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو رحم [ رشتہ ] نے کھڑے ہوکر کہا : [ اے اللہ ] یہ اس شخص کامقام ہے جو قطع رحمی سے تجھ سے پناہ مانگے ؟ اللہ تعالی نے فرمایا : ہاں کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے تعلق جوڑے اور اس سے قطع تعلق کرلوں جو تجھے قطع کرے -رشتے [ رحم ] نے کہا کیوں نہیں [ ایسا ہی ہونا چاہئے ] اللہ تعالی نے فرمایا : پس یہ تیرے لئے ہے یعنی ایسا ہی ہوگا پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر تم چاہو تو [ اسکی تائید میں یہ آیات قرآنی ] پڑھ لو :

**فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (22) أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ (23** [ سورہ محمد : 22 ، 23 ] [ صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہ ]

اب کیا تم سے کوئی توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے پھر گئے

ان کے حقوق کیا ہیں ۔یہاں ان میں سے چند حقوق کا ذکر کرتے ہیں :

**۱ - رشتہ جوڑنا** : قرابت داروں کا سب سے بڑا ضروری حق یہ ہے کہ جو رشتہ جہاں سے جڑتا ہے حتی الامکان اسے جوڑا جائے ، نہ اسے توڑا جائے اور نہ ان **اسباب** کے قریب جایا جائے جو اس رشتہ کو توڑنے کا سبب بنتے ہیں ۔ ” **وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا (النساء1)**

**حدیث** : جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے ، اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے ۔( صحيح بخاری و صحیح مسلم )

**۲ -ملاقات و خبر گیری** : کوئی بھی شخص رشتہ داری کا حق ادا نہیں کرسکتا اور نہ ہی رشتے کو جوڑے رکھ سکتا ہے ، یہاں تک کہ اپنے رشتہ داروں کی درجہ بدرجہ زیارت و خبر گیری کرتا رہے ۔

**حدیث** : اپنے نسب اور خاندان کے بارے میں اتنی معلومات تو ضرور رکھو جس سے اپنے رشتہ داریوں کو جوڑ سکو ، اسلئے کہ رشتہ جوڑنے سے اپنے لوگوں سے **محبت پیدا ہوتی ہے ، مال میں اضافہ ہوتا ہے اور عمر دراز ہوتی ہے** ۔ (سنن الترمذی ، )

**حدیث**: اپنی رشتہ داریوں کا لحاظ و خیال رکھو ،خواہ سلام ہی کرکے ،( شعب الایمان )

3**- ہدیہ و تحفہ** کاتبادلہ: اہل قرابت کا ایک حق یہ ہے کہ موقعہ بموقعہ خصوصا کسی خاص مناسبت سے انہیں ہدیہ و تحفہ پیش کیا جائے ،

**حدیث** : ہدیہ کا لین دین کیا کرو کیونکہ یہ عمل دل کی نفرت کو دور کرتا ہے ، ( احمد و البیھقی )

حضرت انس بن مالک اپنے بچوں کو **وصیت** کرتے تھے : اے بیٹو ! آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ تحفہ پیش کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے درمیان الفت باقی رہے گی ۔

**۴ - مالی و بدنی مدد** : اہل قرابت اپنے رشتہ داروں کی مالی و بدنی مدد کے زیادہ حقدار ہیں۔

**حدیث** ” تیرے احسان ، صدقہ اور مال کے سب سے زیادہ حقدار تیری ماں اور تیرے باپ ہیں [ پھر ] تیری بہن اور تیرا بھائی ہے پھر وہ شخص جو تیرے قریب سے قریب تر ہو ۔ [ مسند احمد ، الطبرانی الکبیر ، بروایت ابو امامہ ]

**حدیث** :ام المومنین حضرت میمونہ کا بیان ہے، میں نے ایک لونڈی کو آزاد کردیا لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ نہیں لیا ، جب آپ تشریف لائے تو آپ سے اسکا ذکر کیا ، آپ نے فرمایا : اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتی تو زیادہ اجر کا باعث تھا ۔(صحیح بخاری و مسلم )

**5۔ دفاع اور مدد** : اگر کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہو اور اپنا رشتہ دارکسی جرم کا ارتکاب نہ کررہا ہو تو اسکی طرف سے دفاع کرنا اور اسکی مدد کرنا بھی اسکا حق ہے ، **ارشاد نبوی** ہے : تم اپنے بھائی کی مدد کرو ، وہ ظالم ہو یا مظلوم ۔

**حدیث**: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان و قبیلہ کی طرف سے دفاع کرے ، بشرطیکہ اسمیں کسی گناہ پر مدد نہ ہو ۔ ( شعب الایمان )

**6۔ ان کے دکھ سکھ میں شرکت ،**

**7۔ انکے ساتھ محبت اور خیر خواہی کا جذبہ ،**

**۸- انکے ساتھ حسن سلوک ، وغیرہ**